محمد وسیم اختر مفتی

ابوبکر بن عبدالرحمان مخزومی

ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام بنومخزوم کا سردار ہونے کی وجہ سے مخزومی، قبیلۂ قریش سے تعلق کی بنا پر قرشی اور مدینہ منورہ میں پیدا ہونے اور وہیں مقیم ہونے کے باعث مدنی کہلاتے تھے۔ ان کے والد عبدالرحمان بن حارث اپنے قبیلے کے عاقل و فاضل بزرگ تھے، اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیدا ہوئے، لیکن آپ کی صحبت سے فیض یاب نہ ہو سکے۔ ان کے دادا حارث بن ہشام نے فتح مکہ کے موقع پر ام ہانی کے گھر پناہ لی اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ابوجہل حارث کا بھائی تھا۔ ابوبکر مخزومی کی ولادت حضرت عمر کے زمانۂ خلافت میں ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام فاختہ بنت عنبہ تھا۔ ان کے چھ بھائیوں عبداللہ، عبدالملک، عکرمہ، محمد، مغیرہ اور یحییٰ اور دو بہنوں ام حارث اور عائشہ کے نام معلوم ہیں۔ ابوبکر کا نام محمد اور کنیت ابوالرحمان بتائی گئی ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ ان کا نام اور کنیت، دونوں ابوبکر تھے۔ ابوبکر اور عروہ بن زبیر جنگ جمل میں شریک ہونے کے لیے طلحہ بن عبیداللہ اور زبیر بن عوام کے لشکر میں گئے تو کم سن ہونے کی وجہ سے دونوں کو واپس کر دیا گیا۔

انھوں نے اپنے والد عبدالرحمان بن حارث، ابوہریرہ، عمار بن یاسر، نوفل بن معاویہ، عائشہ، ام سلمہ، ام معقل، عبدالرحمان بن مطیع، ابومسعود انصاری، جریر بن جابر، عبداللہ بن زمعہ، مروان بن حکم، ابورافع نبوی اور اسماء بنت عمیس سے حدیث روایت کی۔ ان سے ان کے بیٹوں عبدالملک، عمر، عبداللہ اور سلمہ، ان کے آزاد کردہ غلام سمی، ان کے بھتیجے قاسم بن محمد بن عبدالرحمان، زہری، عامر شعبی، عبدربہ بن سعید، عمر بن عبدالعزیز، عبدالواحد بن ایمن، عبداللہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بن کعب، ابراہیم بن مہاجر، جامع بن شداد، حکم بن عتیبہ، خالد بن زید، عراک بن مالک، عکرمہ بن خالد، عمارہ بن عمیر، عمرو بن دینار، مجاہد بن جبر، یزید بن ابوسمیہ، یزید بن عبداللہ اور عبدالحمید بن عبداللہ نے حدیث روایت کی۔

ابوبکر مخزومی فقہ اور حدیث کے بڑے عالم تھے۔ انھوں نے بہت سی احادیث روایت کیں، انھیں ثقہ سمجھا جاتا تھا۔ ابن سعد نے ان کا شمار تابعین مدینہ کے طبقۂ ثانیہ میں کیا ہے۔ فقہ میں ان کی مہارت اس درجہ تک پہنچی تھی کہ انھیں مدینے کے سات گرامی قدر فقہا فقہاے سبعہ میں شامل کیا گیا۔ مدینہ منورہ میں فتویٰ ان سات حضرات ہی سے لیا جاتا اگرچہ حضرت عمر کے پوتے سالم جو ایک جلیل القدر عالم تھے، ان کے ہم عصر تھے۔ ابوبکر بن عبدالرحمان کے بھائی عمر، عکرمہ، مغیرہ اور عبداللہ کم احادیث روایت کرنے کے باوجود اس قدر ثقہ اور معتبر تھے کہ ان کی مثال بیان کی جاتی ہے۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن ابوبکر مخزومی مشہور مورخ اور ماہر مغازی ابن اسحاق کے استاد تھے۔

۸۷ھ میں ولید بن عبدالملک خلیفہ بنا تو اس نے اپنے بہنوئی عمر بن عبدالعزیز کو حجاز کا گورنر مقرر کیا۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور طائف ان کی عمل داری میں تھے۔ ان دنوں مدینہ باصلاحیت اور ذہین لوگوں کا مرکز تھا، عمر نے اپنے پیش رووں کی طرح مستبدانہ طرز حکومت اختیار نہ کیا۔ انھوں نے دس متقی فقہا کی مجلس مشاورت بنائی، اس میں فقہاے سبعہ؛ سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابوبکر بن عبدالرحمان مخزومی، سلیمان بن یسار، قاسم بن محمد اور خارجہ بن زید کے علاوہ ابوبکر بن سلیمان، سالم بن عبداللہ اور عبداللہ بن عامر بن ربیعہ شامل تھے۔ شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے فرمایا: ''میں نے آپ سب کو ایک ایسے کام کے لیے بلایا ہے جس کا آپ کو اجر ملے گا اور آپ حق کے مددگار بھی بن جائیں گے، میں چاہتا ہوں آپ کے مشورے اور رائے کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کروں۔ میرے کارندوں کی کڑی نگرانی کریں۔ اگر آپ میں سے کوئی کسی اہل کار کو ظلم کرتا دیکھے یا اسے کسی عامل کی زیادتی کی شکایت ملے تو میں اس اطلاع پانے والے کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے ضرور خبر کرے۔'' ایک دفعہ عروہ بن زبیر نے بنومصعب کا کچھ مال ابوبکر مخزومی کے پاس امانت رکھوایا۔ اتفاق سے اسے کچھ نقصان نے آلیا۔ عروہ نے انھیں پیغام بھجوایا، آپ پر کوئی تاوان نہ ہوگا کیوں کہ امانت ضائع ہونے پر تاوان نہیں لیا جاتا۔ ابوبکر نے جواب دیا، مجھے معلوم ہے، مجھ پر چٹی نہیں، لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ آپ قریش کو بتائیں، میری امانت تلف ہوگئی۔ چنانچہ انھوں نے اپنا ذاتی مال فروخت کر کے ادائیگی کی۔

خلیفہ عبدالملک بن مروان ابوبکر کی بہت عزت کرتا تھا۔ اس نے اپنے بیٹوں اور جانشینوں ولید اور سلیمان کو بھی ان سے عزت سے پیش آنے کی وصیت کی۔ عبدالملک کا کہنا تھا، میں اپنے ہاں برے ریکارڈ کی وجہ سے مدینہ کے

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

باشندوں کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ابوبکر بن عبدالرحمان یاد آ جاتے ہیں۔ مجھے ان سے حیا آتی ہے تو اپنا ارادہ ترک کر دیتا ہوں۔

فقیہ مخزومی کی بینائی زائل ہو چکی تھی۔ سجدہ کرتے وقت بیماری کی وجہ سے اپنا ہاتھ پانی کے تھال میں رکھ لیتے۔ ابوبکر کی تین شادیاں ہوئیں۔ سارہ بنت ہشام سے ان کے چھ بیٹے عبدالرحمان، عبداللہ، عبدالملک، ہشام، سہیل اور حارث اور ایک بیٹی مریم پیدا ہوئے۔ قریبہ بنت عبداللہ سے دو بیٹے سلمہ اور عمر اور ایک بیٹی ربیحہ تھے۔ تیسری بیوی رمیثہ بنت ولید سے ایک ہی بیٹی فاطمہ نے جنم لیا۔

ابوبکر مخزومی عالم ہونے کے ساتھ سخاوت کی صفت بھی رکھتے تھے۔ نوافل کثرت سے پڑھتے تھے، اس لیے راہب قریش کہلاتے تھے۔ ہمیشہ روزے سے رہتے۔ وہ خوش پوشاک تھے، پست مونچھیں رکھتے تھے۔ ابوبکر بن عبدالرحمان مخزومی کی وفات نہاتے ہوئے ہوئی۔ ان کا سن وفات ۹۳ھ اور ۹۹ھ بھی بیان کیا گیا ہے، لیکن مشہور یہی ہے کہ وہ ۹۴ھ میں فوت ہوئے۔ اسی سال تین اور جلیل القدر تابعی فقہا سعید بن مسیّب، علی بن حسین زین العابدین اور عروہ بن زبیر نے وفات پائی، اس لیے یہ عام الفقہا (فقہا کی موت کا سال) کے نام سے مشہور ہے۔

مطالعۂ مزید: طبقات ابن سعد، تہذیب الکمال (مزی)، وفیات الاعیان (ابن خلکان)، تہذیب التہذیب (ابن حجر)، تذکرۃ الحفاظ (ذہبی)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، سیر اعلام النبلا (ذہبی)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com